ابوالہاشم ندوی

حاصلِ مطالعہ

اُردو کے ہندو نعت گو شعراء

جب تک ہندو مسلمانوں میں وہ افتراق نہیں پیدا نہیں ہوا تھا جو کانگرس کی "قومیت" مہا سبھا کی "عصبیت" اور ہندوؤں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کی برہمنیت کا نتیجہ تھا، ہندو اور مسلمان میل ملاپ سے رہتے تھے۔ دونوں میں نہ صرف یہ کہ سیاسی اتحاد تھا بلکہ فطری اور جذباتی اتحاد بھی تھا۔

مسلمانوں کی تہذیب، تمدن، معاشرت، حتیٰ کہ مذہب تک سے ہندو بہت زیادہ متاثر تھے۔ چنانچہ ہندوؤں نے جتنی کتابیں اردو میں لکھی ہیں، وہ زیادہ تر حمد، نعت اور منقبت سے شروع ہوتی ہیں حالانکہ یہ خالص "مذہبی" چیز ہے، اور اس سے سیاسی اتحاد کے باوجود ہندوؤں کو کوئی سروکار نہ ہونا چاہیے تھا۔

ہندو نعت گو شعرا پر ایک پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے —— اور میں اس کا مواد جمع کر رہا ہوں — آج کی صحبت میں مختصر طور پر، اردو کے ہندو نعت گو شعراء کا کلام نمونے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اس سے اندازہ ہوگا کہ ان کے جذبات میں آورد نہیں تھی بلکہ آمد ہی آمد تھی۔ انھیں اپنے ہندو ہونے سے انکار نہیں تھا۔ ہندومت کو ترک کر دینے کا خیال بھی شاید ان کے ذہن میں کبھی نہیں آیا۔ لیکن مسلمانوں سے تاثر کا نتیجہ یہ نکلا کہ ذاتِ رسالت مآبؐ سے اظہارِ عقیدت وہ مسلمانوں ہی کی طرح کرنے لگے۔ یہ وہ تاریخ ہے جس کا اعادہ اب شاید کبھی نہیں ہوگا۔

ذیل میں مختلف شعراء کا نمونۂ کلام پیش کیا جاتا ہے:

کوثری

درِ مصطفیٰ کی ملے گر گدائی
تو پھر کیا ہے صاحب قرانی میں رکھا

جو ذرہ اڑا شہ کی گردِ قدم کا
زمانے نے تاج کیانی میں رکھا

کوثری تنہا نہیں ہے مصطفیٰ کے ساتھ ہے
جو نبی کے ساتھ ہے، وہ کبریا کے ساتھ ہے
کچھ نہیں حسرت ید بیضا کی مجھ کو اے کلیم!
ہاتھ اپنا دامن آل عبا کے ساتھ ہے
لے کے دتو رام کو حضرتؐ گئے جنّت میں جب
غل ہوا ہندو بھی محبوب خدا کے ساتھ ہے

کیا پوچھتے ہو کوثر و فردوس کا قصّہ!
یہ باغ ہمارا ہے وہ میخانہ ہمارا
محشر میں بچالیں گے نبی مجھ کو یہ کہہ کر
چھیڑو نہ اسے یہ تو ہے دیوانہ ہمارا
آقا ہے نبیؐ اور علیؓ اپنا ہے مولا
ملتا ہوا اسلاف سے ہے افسانہ ہمارا

مدینے میں مجھ کو بلا، یا محمدؐ
ذرا اپنا کوچہ دکھا، یا محمدؐ
ترا کوثری رہتا ہے ہندوؤں میں
ہے ظلمت میں آبِ بقا، یا محمدؐ

ہندو سمجھ کے مجھ کو جہنم نے دی صدا
میں پاس جب گیا تو نہ مجھ کو جلا سکا
بولا کہ تجھ پہ کیوں مری آتش ہوئی حرام
کیا وجہ تجھ پہ شعلہ جو قابو نہ پا سکا
میں نے کہا کہ جائے تعجب ذرا نہیں
واقف نہیں تو میرے دلِ حق شناس کا
ہندو سہی مگر ہوں ثنا خوانِ مصطفےٰؐ
اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آ سکا

نبی کا نطق ہے، نطقِ الٰہی
کلامِ حق ہے، فرمانِ محمدؐ
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ
یہی ہیں چار یارانِ محمدؐ
علیؓ کا نفس ہے، نفسِ پیمبرؐ
علیؓ کی جان ہے، جانِ محمدؐ

شیام سندر باصر کشمیری

دنیا کو تم نے آکر پُرنور کر دیا ہے
اور ظلمتوں کو یکسر کافور کر دیا ہے

سر کشن پرشاد

احد اور احمد میں ہے فرق اتنا
یہ بندہ ہوا ہے، وہ مولا ہوا ہے
فقط نعت گوئی سے اے شاد!
تجھ کو یہ عزت ملی ہے، یہ رتبہ ہوا ہے

یہ سید لولاک ہیں، معصوم ہیں اور پاک ہیں
یہ مدرک ادراک ہیں، یہ موجد دنیا و دیں

لاتقنطوا ہے وجہ تسلی مرے لیے
امید مجھ کو تیرے ہی فضل و کرم سے ہے

لچھمن نرائن سخا، سٹی مجسٹریٹ جے پور

شرح اوصاف پیمبر مری تقریر میں ہے

میری تقریر میں جو ہے وہی تحریر میں ہے
بات جب ہے وہ بلالیں مجھے خود یثرب میں
عشق کا لطف اگر کچھ ہے تو تاثیر میں ہے
دل میں گر عشق نبی ہو تو ہے انساں انساں
ورنہ کیا خاک پھر اس خاک کی تصویر میں ہے
ہم نے وہ شمس میں دیکھی، نہ قمر میں دیکھی
بات جو روضہ پُر نور کی تنویر میں ہے

پربھو دیال عاشق لکھنوی

بادشاہِ دوسرا ہے کون؟ کوئی بھی نہیں
شافعِ روزِ جزا ہے کون؟ کوئی بھی نہیں
صدرِ بزمِ انبیا ہے کون؟ کوئی بھی نہیں
اور محبوبِ خدا ہے کون؟ کوئی بھی نہیں
میرے آقا کے علاوہ، میرے حضرت کے سوا؟

ہری چند اختر

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا درِ یتیم

اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

امرناتھ ساحر، ڈپٹی کلکٹر

تو نہاں ہے قلب صفات میں، تو عیاں ہے جلوۂ ذات میں
تو وہ نور پاک علیم ہے جسے اپنے سایہ سے عار ہے

برج موہن لال زیبا، پروفیسر ہندو کالج امرتسر

گلزار وحدت، حضرت محمدؐ
انوار رحمت، حضرت محمدؐ

یہ تھا "مشتے نمونہ از خروارے" اور میرا خیال ہے کہ اس اجمال سے تفصیل کا بہ آسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔